بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)...........صورت مسئولہ میں جو طلبہ بمع ساز وسامان یونیورسٹی کے ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں اگر انہوں نے کبھی پندرہ دن کے قیام کی نیت کر لی ہو تو ان پر یونیورسٹی میں پوری نماز پڑھنا لازم ہے۔ چاہے بعد میں ان کا قیام پندرہ دن رہے یا نہ رہے کیونکہ یہ اب ان کا وطن اقامت ہے اور وطن اقامت ساز وسامان سمیت منتقل کئے بغیر محض سفر سے باطل نہیں ہوتا لہٰذا جب تک ان کا ساز وسامان اور رہائش یہاں برقرار رہے گی وہ یہاں مکمل نماز ادا کریں گے۔

(۲)...........قصر نماز میں ظہر، عصر اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھی جائیں گی اور فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہوگی۔ اسی طرح عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھنا بھی واجب ہوگا۔ جمعہ کی نماز اسی طرح سنن موکدہ بھی مسافر پر لازم نہیں البتہ اگر اطمینان کی حالت ہو کوئی جلدی نہ ہو تو جمعہ کو اور سنن موکدہ کو ترک نہ کرنا چاہئے اور فجر کی سنتوں کی چونکہ بہت تاکید ہے اس لئے ان کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے۔ اسی طرح مسافر کے لئے نوافل پڑھنا بھی درست اور باعث ثواب ہے۔

فی الدرالمختار (۱۳۱/۲)

ویأتی المسافر بالسنن إن کان فی حال أمن وقرار وإلا بأن کان فی خوف وفرار لا یأتی بها هو المختار لأنه ترك لعذر تجنیس قیل إلا سنة الفجر [فی الشامیة تحته] ویأتی المسافر بالسنن أی الرواتب ولم یتعرض للقرائة لذکره لها فی فصل القرائة حیث قال فی المتن ویسن فی السفر مطلقا الفاتحة وأی سورة شاء وتقدم أنه فرق فی الهدایة بین حالة القرار والفرار وتقدم الکلام فیه وقال فی التاترخانیة ویخفف القرائة فی السفر فی الصلوات فقد صح أن رسول الله قرأ فی الفجر فی السفر الکافرون والإخلاص وأطول الصلاة قرائة الفجر وأما التسبیحات فلا ینقصها عن الثلاث ا ه قوله هو المختار وقیل الأفضل الترك ترخیصا وقیل الفعل تقربا وقال الهندوانی الفعل حال النزول والترك حال السیر وقیل یصلی سنة الفجر خاصة وقیل سنة المغرب أیضا بحر قال فی شرح المنیة والأعدل ما قاله الهندوانی ا ه قلت والظاهر أن ما فی المتن هو هذا وأن المراد بالأمن والقرار النزول وبالخوف والفرار السیر لکن قدمنا فی فصل القرائة أنه عبر عن الفرار بالعجلة لأنها فی السفر تکون غالبا من الخوف تأمل

(۳)...........مسافر پر قصر کرنا شرعاً واجب ہے اگر کوئی شخص مسافر ہونے کے باوجود جان بوجھ کر قصر نہیں کرتا تو وہ گناہ گار ہوگا۔ تاہم اتمام کی صورت میں اگر دوسری رکعت میں اس نے قعدہ کر لیا اور آخر میں سجدہ سہو کر لیا تو فرض ادا ہوا جائے گا۔ دو رکعتیں فرض شمار ہونگی اور بقیہ دو نفل ہونگی۔ اور اگر دوسری رکعت میں قعدہ نہیں کیا تو فرض ادا نہ ہوں گے اور نماز کا اعادہ

لازم ہوگا۔

فی الدرالمختار(۱۲۸/۲)

فلو أتم مسافر إن قعد فی القعدة الأولی تم فرضه و لکنه أساء لو عامدا لتأخیر السلام وترك واجب القصر وواجب تکبیرة افتتاح لنقل وخلط النفل بالفرض وهذا لا یحل کما حرره القهستانی بعد أن فسر أساء بأثم واستحق النار وما زاد نفل کمصلی الفجر أربعا وإن لم یقعد بطل فرضه وصار الکل نفلا لترك القعدة[فی الشامیة تحته]ثم إن ترك واجب القصر مستلزم لترك السلام وتکبیرة النفل وخلط النفل بالفرض وظاهر کلامه أنه یأثم بترکه زیادة علی إثمه بهذه اللوازم تأمل ............ قوله بعد أن فسر أساء بأثم وکذا صرح فی البحر بتأثیمه فعلم أن الإسائة هنا کراهة التحریم رحمتی قوله واستحق النار أی إذا لم یتب أو یعف عنها لعزیز الغفار ط **واللہ اعلم بالصواب**

حماد اللہ لغاری

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۳۱/۸/۹ھ